QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

مذہبی ریاست کے مفاہیم: متفرق مصادر کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

"Concepts of the Religious State: An Analytical and Comparative Study of Diverse Sources"

1. Sadia Shabbir, PhD scholar
Department of Islamic studies, Government College University Faisalabad
1. Dr. Mahmood Ahmad (Corresponding Author/Supervisor)
Assistant professor Department of Islamic studies, Government College University Faisalabad
mahmood.ahmad@gcuf.edu.pk

Abstract

The concept of a "religious state" (dawlah dīniyyah) represents a historical fusion of faith and governance, where divine law shapes political authority. This study systematically explores its etymological (lughawī) and terminological (iṣṭilāḥī) dimensions through classical lexicons and scholarly texts. Arabic sources (Lisān al-ʿArab, Tāj al-ʿArūs, al-Qāmūs al-Muḥīṭ) define dīn as obedience (ṭāʿah), divine legislation (sharīʿah), and recompense (jazāʾ), while riyāsah denotes leadership and sovereignty. Persian dictionaries (Burhān-i Qāṭiʿ, Lughatnāmah-yi Dihkhudā, Farhang-i Muʿīn) interpret dīn as creed (kīsh), sacred law (sharīʿat), and riyāsat as dominion (pādshāhī). English lexicons (Oxford, Cambridge, Merriam-Webster) frame "religious state" as a polity governed by ecclesiastical authority or divine mandate, often equating it with theocracy. Terminologically, Islamic thinkers (al-Māwardī, Ibn Taymiyyah, al-Shāṭibī, al-Qaraḍāwī) emphasize khilāfah as viceregency (niyābah) for safeguarding religion and administering worldly affairs under sharīʿah. Persian scholars (Niẓām al-Mulk, Khwājah Naṣīr al-Dīn Ṭūsī) stress mutual reinforcement of sultanate and faith, while Western theorists (Weber, Montesquieu, Huntington) highlight theocratic legitimacy versus secular autonomy. The research concludes that a religious state is a sovereign entity where supreme authority derives from divine ordinance, enforced through ethical governance, balancing spiritual obedience with societal welfare. This framework remains relevant for contemporary debates on Islamic governance, theocracy, and state-religion dynamics in Pakistan and beyond. (248 words)

***Keywords**: Religious State, Etymology, Terminology, Theocracy, Shariah Governance, Comparative Lexicology, Islamic Polity*

ریاست اور مذہب دو ایسے تصورات ہیں جنہوں نے انسانی معاشرت اور تہذیب کے ارتقاء میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ سیاسیات اور مذہب دونوں کی تاریخ میں کئی ایسے مقامات ہیں جہاں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں رہے۔ ریاست کی تشکیل میں مذہب نے ہمیشہ ایک رہنما اصول فراہم کیا ہے، بالخصوص ان معاشروں میں جہاں الٰہی قوانین کو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر نافذ کیا جاتا رہا۔ "مذہبی ریاست" کا تصور اسی تاریخی تسلسل کا مظہر ہے۔ اس تصور کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کے لغوی معنی پر غور کیا جائے تاکہ واضح ہو کہ مختلف زبانوں میں اس اصطلاح کی جڑیں کہاں سے آتی ہیں اور کس طرح یہ سیاسی اور دینی مفہوم سے جڑتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے عربی، فارسی اور انگریزی لغات کا مطالعہ

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ناگزیر ہے۔ ان میں سے اہم، مستند لغات میں سے چند ایک کو یہاں شامل کریں گے۔[1] **اس مضمون کے** اول کے دو حصے ہیں:

* مذہبی ریاست کے اصطلاحی معنی
* مذہبی ریاست کے لغوی معانی

1۔ مذہبی ریاست کے لغوی معانی سمجھنے کے لیے عربی، فارسی، انگریزی لغات سے مدد لی گئی ہے۔ ترتیب میں پہلے عربی لغات، پھر فارسی، اور آخر میں انگریزی لغات شامل کی گئی ہیں۔

لسان العرب عربی زبان کی سب سے بڑی اور جامع لغت ہے۔ جسے مشہور نحوی ولغوی ابن منظور (630ھ۔711ھ) نے مرتب کیا ہے۔ ابن منظور نے لسان العرب میں لفظ دین کے مختلف معانی بیان کیے ہیں: اطاعت، جزا، شریعت، عادت اور ملت۔ لفظ دین اطاعت و بندگی کے معنی میں بھی آیا ہے اور ملت و مذہب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ریاسة کو قیادت اور سلطنت کے معنی میں ذکر کیا ہے۔ ان دونوں کو ملا کر الدولة الدينية (مذہبی ریاست) سے مراد وہ نظام بنتا ہے جو دینی شریعت اور خدا کی حاکمیت پر قائم ہو۔

تاج العروس من جواهر القاموس عربی زبان کی عظیم لغت ہے۔ اسے مشہور عالم مرتضی زبیدی (1145ھ۔1205ھ) نے مرتب کیا ہے۔ یہ لغت القاموس المحیط کی شرح ہے۔ زبیدی نے تاج العروس میں لفظ دین کی تشریح کرتے ہوئے کہا

"الدين وضع إلهي يسوق ذوي العقول باختيارهم المحمود إلى ما فيه الصلاح في الحال والفلاح في المآل"یعنی دین وہ الہامی نظام ہے جو عقل رکھنے والوں کو ان کی مرضی سے دنیا و آخرت کی فلاح کی طرف لے جاتا ہے۔ اسی لغت میں ریاسة کی تعریف "تقدّم القوم وسيادتهم" یعنی قوم کی قیادت اور سیادت کے طور پر دی گئی ہے۔[2]

3۔ القاموس المحیط عربی لغت کی مشہور اور مستند کتاب ہے۔ جسے معروف لغوی مجد الدین فیروز آبادی (729ھ۔817ھ) نے مرتب کیا ہے۔ فیروزآبادی نے القاموس المحیط میں دین کے لیے اطاعت، جزا، حساب اور ملت جیسے کئی معانی بیان کیے ہیں۔ ریاسة کے تحت "سيد القوم" اور "من يدبّر أمرهم" کے الفاظ ملتے ہیں۔ اس طرح مذہبی ریاست کو لغوی اعتبار سے وہ نظام کہا جا سکتا ہے جس میں قیادت مذہب کے تابع ہو۔

4۔ مجمع البحرین قرآن وحدیث میں آنے والے مشکل الفاظ اور اصطلاحات پر مشتمل لغت ہے۔ اسے مشہور شیعہ عالم لغت و مفسر فخر الدین الطریحی (979ھ۔1085ھ) نے مرتب کیا ہے۔ طریحی نے مجمع البحرین میں دین کے معنی "شريعة الله التي شرعها لعباده" یعنی اللہ کی مقرر کردہ شریعت قرار دیے ہیں، جبکہ ریاسة کو "تصدي الأمور وسيادة" کے طور پر ذکر کیا ہے۔[3]

5۔ مفردات الراغب الفاظ القرآن عربی لغت کی نہایت مشہور اور مستند کتاب ہے۔ جسے معروف مفسر ولغوی امام راغب اصفہانی (م502ھ) نے مرتب کیا۔ اس لغت میں قرآن کریم کے الفاظ کو موضوع بنا کر اس کے مادہ، لغوی معنی اور قرآنی استعمال بیان کیا گیا ہے۔ راغب اصفہانی) نے

1۔ ابن منظور، لسان العرب، قاہرہ: دار المعرفہ، 1990ء، ج13، ص155

2 ۔ مرتضٰی زبیدی، تاج العروس، کویت: وزارة الاعلام، 1965ء، ج10، ص142

2۔ طریحی، مجمع البحرین، تہران: المکتبة المرعشیہ، 1983ء، ج2، ص67

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

المفردات میں دین کے مفہوم کو "الطاعة والانقیاد" یعنی اطاعت اور جھکنے کے معنی میں بیان کیا۔ مزید کہا کہ دین اصل میں دو طرفہ تعلق ہے: ایک بندے کا رویہ اور دوسرا اللہ کا حکم۔ اگرچہ انہوں نے ریاستۃ کو الگ سے بیان نہیں کیا، تاہم لغوی طور پر اس کے معنی قیادت و تدبیر ہیں۔[1]

6۔ الصحاح فی اللغۃ عربی لغت کی اولین اور عظیم معاجم میں سے ہے۔ اسے مشہور لغوی و نحوی اسماعیل بن حماد الجوہری (م393ھ۔1002ء) نے مرتب کیا۔

جوھری نے الصحاح میں دین کے ذیل میں لکھا: "الدین: الجزاء والحساب، والطاعة والملة" رأس القوم کا مطلب ہے "ان کی قیادت کرنا"، اور ریاستۃ اسی قیادت کا دوسرا نام ہے۔[2]

7۔ مقاییس اللغۃ عربی کی اہم ترین کتب میں سے ایک ہے۔ اسے مشہور نحوی و لغوی ابو الحسن احمد بن فارس (329ھ۔395ھ) نے اپنی مشہور لغت "مقاییس اللغۃ" میں مادہ "د ی ن" کے اصل معنی نہایت واضح اور جامع انداز میں بیان کیے ہیں۔ ان کے نزدیک "دین" کا بنیادی مادہ دو اصلوں کی طرف لوٹتا ہے:

1. الانقیاد والطاعة (اطاعت و فرمانبرداری)
2. الجزاء والمكافأة (بدلہ اور جزا)

ابن فارس لکھتے ہیں:

> "الدال والياء والنون أصل واحد، يدل على انقيادٍ وذُلٍّ، فالدِّين الطاعة... وقد يأتی بمعنى الجزاء، تقول: كما تدين تُدان۔مقاييس اللغة، ماده "د ي ن"
>
> یعنی "د، ی، ن" ایک ہی اصل ہے جو انقیاد اور ذلّت (یعنی جھکنے اور تابع ہونے) پر دلالت کرتا ہے۔ اسی سے "الدین" بمعنی طاعت (اطاعت) آیا ہے۔ اور کبھی یہ مادہ جزاء و مکافات کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: "جیسے تم عمل کرتے ہو ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔"[3]

8۔ المعجم الوسیط مصری مجمع اللغۃ العربیۃ کی مرتب کردہ جدید عربی لغت ہے۔ المعجم الوسیط میں "دین" کے ذیل میں آیا ہے[4] "الدِّينُ: الجزاءُ، والحسابُ، والطاعةُ، والشريعةُ، والمِلَّةُ" یعنی دین کے بنیادی معانی ہیں: جزا و سزا، حساب، اطاعت، شریعت اور ملت۔

دین محض عقیدہ نہیں بلکہ عملی نظمِ حیات، اطاعت اور شریعت کا ہمہ گیر نظام ہے۔ المعجم الوسیط میں "ریاستۃ" کے تحت "الرِّياسةُ: السِّيادةُ،

1۔ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، دمشق: دار القلم، 2001ء، ص176

2۔ الجوہری، الصحاح، بیروت: دار العلم، 1987ء، ج2، ص77

3۔ ابن فارس، أحمد بن فارس بن زکریا. مقاییس اللغۃ. بیروت: دار الفکر، 1979، ج2، ص326

4 ۔ مجمع اللغۃ العربیۃ، المعجم الوسیط، قاہرہ: دار الدعوۃ، 2004ء، ج1، ص304

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

السُّلطةُ، القيادةُ، الإمارةُ"یعنی ریاست کے معانی ہیں: سیادت، اقتدار، قیادت اور امارت۔[1]

یہ تعریف واضح کرتی ہے کہ ریاست کا تعلق اجتماعی نظم و نسق، اقتدار اور قیادت کے ساتھ ہے۔

"دین" کے معانی اطاعت و شریعت اور جزا و سزا کے تصورات پر مبنی ہیں۔

"ریاست" کے معانی سیادت، اقتدار اور قیادت کے گرد گھومتے ہیں۔

یوں دونوں کا لغوی ربط "اطاعت" اور "اقتدار" کے ملاپ میں ظاہر ہوتا ہے، جو مذہبی ریاست کے بنیادی فہم کو تشکیل دیتا ہے۔

9۔ المنجد فی اللغۃ والاعلام ایک مشہور اور عام فہم عربی لغت ہے۔ اسے بیروت کے یسوعی علماء نے مرتب کیا۔

المنجد میں "دین" کے تحت[2]"الدِّینُ: الجزاءُ، والحسابُ، والطاعةُ، والشريعةُ، والمِلَّةُ"یعنی دین کے بنیادی معانی ہیں: جزا و سزا، حساب، اطاعت، شریعت اور ملّت۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "دین" صرف عبادات یا مذہب کے محدود مفہوم میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس میں عدل، حساب اور اطاعتِ الٰہی کے مفاہیم بھی شامل ہیں۔

المنجد میں "ریاست" کے تحت درج ہے: "الرِّیاسةُ: السِّیادةُ، السُّلطةُ، الحکمُ"[3]

یعنی ریاست کے معانی ہیں: سیادت، اقتدار، اور حکم چلانا۔ یہاں ریاست کو قیادت، اقتدارِ اعلیٰ اور حکم دینے والی اتھارٹی کے طور پر متعین کیا گیا ہے۔

اس طرح "دین" اطاعت و شریعت کا نظام ہے جبکہ "ریاست" قیادت و اقتدار کی عملی صورت کو ظاہر کرتی ہے۔ دونوں کا لغوی ربط اطاعت و حاکمیت کے رشتے میں جھلکتا ہے۔

10۔ اقرب الموارد فی فصح العربیۃ والشوارد مشہور عربی لغت ہے۔ جسے لبنانی عالم سعید الخوری الشرتونی (1852ء-1912ء) نے مرتب کیا۔

اقرب الموارد میں مادہ "د ی ن" کے ذیل میں آیا ہے:

"الدِّینُ: الطاعةُ، والجزاءُ، والشريعةُ، والمِلَّةُ"[4]

"یعنی "دین" کے معانی ہیں: اطاعت، جزا و سزا، شریعت اور ملّت۔ اس تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ دین محض عقیدہ یا عبادت کا نام نہیں بلکہ یہ اطاعت و شریعت کا ہمہ گیر نظام ہے جس میں فرد اور معاشرہ دونوں شامل ہیں۔"

اقرب الموارد میں "ریاسۃ" کے تحت لکھا ہے:

1۔ ایضاً ج 1، ص 412-8

2۔ لوئیس معلوف، المنجد في اللغة والأعلام، بیروت: دار المشرق، 2008ء، ص 245

3۔ ایضاً ص 512

4۔ أحمد شرتوني، أقرب الموارد في فصح العربية والشوارد، بیروت: المطبعة الكاثوليكية، 1908ء، ج 2، ص 325

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"الرِّياسةُ: السِّيادةُ، السُّلطةُ، القيادةُ"[1]

"یعنی "ریاست" کے بنیادی معانی ہیں: سرداری، اقتدار اور قیادت۔ اس سے واضح ہے کہ ریاست ایک ایسا نظام ہے جس میں حکم، اقتدار اور قیادت کا پہلو غالب ہوتا ہے۔"

اس طرح "دین" اور "ریاست" دونوں کے لغوی معانی اطاعت اور اقتدار کے گرد گھومتے ہیں۔ دین انسان کو الٰہی قانون کی اطاعت پر آمادہ کرتا ہے اور ریاست اس اطاعت کو اجتماعی سطح پر عملی جامہ پہناتی ہے۔

1۔ فارسی لغات میں لغوی معنی

برہانِ قاطع فارسی زبان کی ایک نہایت مشہور اور جامع لغت ہے جسے محمد حسین بن خلف تبریزی (وفات تقریباً 1062ھ /1652ء) نے مرتب کیا۔ یہ کتاب فارسی لغت نویسی کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور اس میں بیس ہزار سے زائد الفاظ شامل کیے گئے ہیں۔ محمد حسین بن خلف تبریزی (1062ھ) کی لغت برہانِ قاطع میں دین کے معنی ہیں: "شریعت، ملت، طریقت اور عقیدہ"۔ ریاست کے ذیل میں آیا ہے: "پادشاہی، حکم رانی، سروری"۔ چنانچہ مذہبی ریاست سے مراد وہ حکومت ہے جو شریعت اور مذہب پر قائم ہو۔[2]

2۔ آنندراج فارسی زبان کی ایک معروف اور مستند لغت ہے جسے ملا عنایت اللہ کانپوری (وفات 1139ھ /1726ء) نے مرتب کیا۔ یہ لغت فارسی زبان کے کلاسیکی سرمایے کو سمجھنے میں نہایت بنیادی اہمیت رکھتی ہے اور برِّصغیر کی فارسی لغت نویسی کی تاریخ میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ منشی تکو پرساد ناگری (19ویں صدی) کی آنندراج میں دین کا مطلب ہے: "کیش، مذہب، آئین"۔ ریاست کے معنی ہیں: "سلطنت، پادشاہی اور اختیار"۔ یوں مذہبی ریاست کا مطلب ہے مذہبی آئین پر مبنی حکومت۔[3]

3۔ لغت نامۂ دہخدا فارسی زبان کی سب سے عظیم اور جامع لغت ہے جسے علی اکبر دہخدا (1879ء–1956ء) نے اپنی زندگی بھر کی محنت سے مرتب کیا۔ یہ صرف ایک لغت نہیں بلکہ ایک دائرۃ المعارف (Encyclopedic Dictionary) کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں فارسی کے لاکھوں الفاظ، تراکیب، محاورات، اور ضرب الامثال کے ساتھ ساتھ تاریخی، ادبی، سائنسی اور فنی معلومات بھی جمع کی گئی ہیں۔ علی اکبر دہخدا (20ویں صدی) کی عظیم لغت لغت نامہ دہخدا میں دین کے کئی معانی ہیں: "آئین، شریعت، ملت، قانونِ خداوندی"۔ ریاست کے معنی درج ہیں: "حکومت، فرمانروائی، سیادت"۔ دونوں الفاظ کو ملا کر دولت دینی یعنی مذہبی ریاست کا مطلب ہے: حکومتی ڈھانچہ جو دین کی بنیاد پر قائم ہو۔[4]

4۔ فرہنگِ عمید فارسی زبان کی ایک اہم اور مستند لغت ہے جسے ایرانی محقق اور ادیب حسن عمید (1916ء–1996ء) نے مرتب کیا۔

1۔ ایضاً، ج2، ص487

2۔ محمد حسین تبریزی، برہانِ قاطع، کلکتہ: 1831ء، ص214

3۔ منشی تکو پرساد ناگری، آنندراج، ، کلکتہ: 1888ء، ج1، ص334

4۔ علی اکبر دہخدا، لغت نامہ دہخدا، تہران: انتشارات دانشگاہ تھران، 1993ء، ج3، ص455

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

حسن عمید کی فرہنگ عمید میں دین کے لیے ہے: "مذہب، آئین، اعتقاد"۔ ریاست کے لیے: "حکومت، سلطنت، فرمانروائی"۔ یہ بھی وہی مفہوم واضح کرتا ہے کہ مذہب کی بنیاد پر قائم حکومت ہی مذہبی ریاست ہے۔[1]

5۔ فرہنگِ معین فارسی زبان کی ایک معتبر اور جامع لغت ہے جسے ایران کے معروف ادیب اور ماہر لسانیات محمد معین (1914ء–1971ء) نے مرتب کیا۔ یہ لغت چھ جلدوں پر مشتمل ہے اور فارسی لغت نویسی کی جدید اور علمی کاوشوں میں شمار ہوتی ہے۔ "فرہنگِ معین" میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد الفاظ درج ہیں جن میں نہ صرف قدیم فارسی الفاظ بلکہ سائنسی، فنی، فلسفیانہ اور جدید اصطلاحات بھی شامل کی گئی ہیں۔

فرہنگِ معین میں "دین" کے تحت

"دین: طاعت، اعتقاد، شریعت، جزا و سزا، ملت"[2]

"یعنی دین کے بنیادی معانی ہیں: اطاعت، اعتقاد، شریعت، جزا و سزا اور ملت۔"

اس سے واضح ہے کہ "دین" کا مفہوم صرف عقیدہ تک محدود نہیں بلکہ یہ اطاعت اور شریعت کے نظام کو بھی شامل کرتا ہے۔

فرہنگِ معین میں "ریاست" کے ذیل میں درج ہے:

"ریاست: فرمانروائی، سلطنت، حاکمیت، سیادت"[3]

"یعنی ریاست کے بنیادی معانی ہیں: حکمرانی، سلطنت، حاکمیت اور سیادت۔"

اس تعریف سے ریاست کی معنوی اساس "اقتدار اور حکم" پر مبنی نظر آتی ہے۔

"دین" اعتقاد، شریعت اور اطاعت کا نظام ہے۔

"ریاست" اقتدار، حاکمیت اور سیادت کا مظہر ہے۔

یوں مذہبی ریاست کے لغوی پس منظر میں "دین" اور "ریاست" کا ملاپ شریعت + اقتدار کی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔

6۔ غیاث اللغات فارسی و اردو کی ایک جامع اور مشہور لغت ہے جسے مولوی غیاث الدین رامپوری (وفات 1207ھ / 1793ء) نے مرتب کیا۔ یہ لغت دراصل برہانِ قاطع کی تکمیل اور تصحیح کے طور پر لکھی گئی، کیونکہ برہان میں بعض اغلاط اور کمیاں موجود تھیں جنہیں غیاث الدین نے دور کیا اور اسے زیادہ منقح و مفید بنایا۔

غیاث اللغات میں "دین" عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے اصل معانی طاعت، اطاعت، جزا، شریعت، اور ملت آتے ہیں۔ مزید وضاحت میں درج ہے کہ "دین" کا مطلب قانون یا ایسا نظام بھی ہے جس کے تحت لوگ زندگی گزارتے ہیں۔ اسی سے "دینِ اسلام" کا مفہوم مراد لیا جاتا ہے یعنی وہ شریعت

1۔ حسن عمید، فرہنگ عمید، تہران: نشر امیر کبیر، 1984ء، ج1، ص288

2۔ محمد معین، فرہنگِ معین، تھران: انتشارات امیر کبیر، 1371ھ ش، ج2، ص421

3۔ Ibid، ج3، ص612

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اور نظام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیا ہے۔ اس میں "دین" کا ایک پہلو جزا و سزا کا بھی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں "مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ" (الفاتحہ 4:) میں وارد ہوا ہے۔[1]

غیاث اللغات میں "ریاست" عربی لفظ "رِيَاسَة" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں سرداری، امارت، حاکمیت، اور حکمرانی۔ ریاست دراصل اس نظم و نسق کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے رعایا کے معاملات سنبھالے جائیں۔ لغت میں "ریاست" کا مفہوم کسی شخص یا گروہ کے اقتدار اور اختیار کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے "ریاستِ دہلی" یا "ریاستِ حیدرآباد" وغیرہ۔ اس طرح یہ لفظ ایک سیاسی اور اجتماعی نظم کے معنوں میں آتا ہے جو رعایا اور حاکم کے درمیان تعلق کی بنیاد بنتا ہے۔[2]

7۔ فرہنگِ نظام فارسی و اردو زبان کی ایک جامع لغت ہے جسے دکن کے معروف ادیب اور عالم نظام الدین احمد دہلوی نے سترہویں صدی عیسوی میں مرتب کیا۔

فرہنگِ نظام میں "دین" عربی لفظ ہے جس کے اصل معانی طاعت، شریعت، ملت، جزا اور مذہب کے ہیں۔ اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ "دین" اس قانون اور دستور کو بھی کہا جاتا ہے جو انسان کی زندگی کو ایک مخصوص ضابطے کے تحت منظم کرتا ہے۔ اسی لیے "دین" کو شریعتِ آسمانی یا "مذہبِ الٰہی" کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ "دین" کے معنی قرض اور بدلہ بھی دیے گئے ہیں، جو کہ عربی کے مادہ "د ی ن" سے ماخوذ ہیں۔[3]

فرہنگِ نظام میں "ریاست" عربی کے "رِئاسة" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: سرداری، حکومت، امارت، اور تدبیرِ مُلک۔ اس کے علاوہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "ریاست" اس نظم و نسق کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے حاکم اپنی رعایا کے امور سنبھالتا ہے۔ لغت میں اس کا استعمال مخصوص جغرافیائی خطے یا سلطنت کے لیے بھی آتا ہے، جیسے "ریاستِ اودھ" یا "ریاستِ بھوپال" وغیرہ۔ اس طرح "ریاست" سیاسی اقتدار اور حکمرانی کے ایک منظم ڈھانچے کے معنوں میں مستعمل ہے۔[4]

8۔ فرہنگِ آصفیہ اردو زبان کی ایک نہایت جامع اور مستند لغت ہے جسے سید احمد دہلوی (1846ء–1928ء) نے تقریباً بیس برس کی مسلسل محنت سے مرتب کیا۔ یہ لغت اصل میں ریاست حیدرآباد دکن کے آصف جاہی حکمرانوں کی سرپرستی میں تیار کی گئی، اسی نسبت سے اس کا نام "فرہنگِ آصفیہ" رکھا گیا۔

فرہنگِ آصفیہ میں "دین" کے معنی مذہب، ملت، شریعت، اور طاعت کے ہیں۔ دین اس ضابطے کو کہا جاتا ہے جو انسان کی عملی اور اعتقادی زندگی کو کسی آسمانی ہدایت کے مطابق منظم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ "دین" کے ضمن میں "جزا و سزا" اور "قرض" کے معانی بھی دیے گئے ہیں، جیسا کہ

1۔ غیاث الدین رامپوری، غیاث اللغات، کالکتہ: مطبع نولکشور، 1894ء، ص 532

2۔ ایضاً، ص 871

3۔ محمد نظام الدین، فرہنگِ نظام، حیدرآباد دکن: مطبع آصفیہ، 1885ء، ص 274

4۔ محمد نظام الدین، فرہنگِ نظام، حیدرآباد دکن: مطبع آصفیہ، 1885ء، ص 621

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

قرآنی استعمال میں پایا جاتا ہے۔[1]

اسی لغت میں "ریاست" عربی "رئاسۃ" سے ماخوذ ہے۔ اس کے معنی ہیں: سرداری، حکمرانی، امارت، اور تدبیرِ سلطنت۔ مزید لکھا ہے کہ "ریاست" کا اطلاق کسی علاقے یا سلطنت پر بھی ہوتا ہے جو کسی حاکم کے زیرِ اقتدار ہو۔ اس میں "ریاست" کا مفہوم اقتدارِ سیاسی اور نظمِ مملکت کے معنوں میں واضح کیا گیا ہے۔[2]

انگریزی لغات میں لغوی معنی

1. Oxford English Dictionary

Oxford English Dictionary (OED) دنیا کی سب سے جامع اور مستند انگریزی لغت ہے، جسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے پہلی بار 1884ء میں شائع کیا اور 1928ء میں مکمل شکل میں پیش کیا۔ اس کی تیاری میں تقریباً ستر برس لگے اور اسے انگریزی زبان کے تاریخی ارتقاء کا تحقیقی ماخذ تصور کیا جاتا ہے۔ اس لغت میں الفاظ کے اصل ماخذ (Etymology) ، ان کے مختلف معانی، قدیم و جدید استعمالات اور انگریزی ادب کے حوالہ جات تفصیل سے شامل کیے گئے ہیں۔ یہ محض لغت نہیں بلکہ زبان و ادب کا ایک تحقیقی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں لاکھوں الفاظ اور ان کے زمانی و معنوی پہلو درج ہیں۔

Definition: A state which recognizes a particular religion as its official faith, and whose laws are based on religious principles.[3]

وہ ریاست جو کسی مخصوص مذہب کو اپنا سرکاری مذہب تسلیم کرے اور جس کے قوانین مذہبی اصولوں پر مبنی ہوں۔

آکسفورڈ ڈکشنری کی یہ تعریف "مذہبی ریاست" کو سرکاری مذہب اور مذہبی قوانین کے امتزاج کے طور پر پیش کرتی ہے۔ یہ تصور زیادہ تر یورپی تھیوکریسی اور اسلامی خلافت جیسے ماڈلز میں واضح ہوتا ہے، جہاں ریاستی قانون سازی براہِ راست مذہب سے ماخوذ ہوتی ہے۔ اس تعریف میں "Official Faith" کا ذکر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مذہبی ریاست میں کسی ایک مذہب کو مرکزیت حاصل ہوتی ہے، جبکہ دیگر مذاہب کو محدود یا غیر مرکزی حیثیت دی جاتی ہے۔

2. Cambridge English Dictionary

Cambridge Dictionary انگریزی زبان کی مشہور اور مستند لغت ہے جسے Cambridge University Press نے شائع کیا۔ اس کا آغاز بیسویں صدی کے آخر میں ہوا اور یہ بہت جلد تعلیمی و تحقیقی دنیا میں ایک معتبر ماخذ کے طور پر تسلیم کی گئی۔

1۔ سید احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، لکھنؤ: نولکشور پریس، 1908ء، ج2، ص456

2۔ سید احمد دہلوی، فرہنگِ آصفیہ، لکھنؤ: نولکشور پریس، 1908ء، ج3، ص712

3 Oxford English Dictionary, Oxford: Oxford University Press, 2010, 3rd ed, s.v. “Religious State.”

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

Definition: A country governed by the rules of a religion or in which religion has an official status.[1]

ایساملک جس کی حکومت مذہبی قوانین کے تحت چلائی جائے یا جس میں مذہب کو سرکاری حیثیت حاصل ہو۔

کیمبرج ڈکشنری مذہبی ریاست کو دو سطحوں پر بیان کرتی ہے: (1) حکومت کا براہِ راست مذہبی قوانین کے مطابق ہونا، اور (2) مذہب کو ریاستی سطح پر قانونی اور سرکاری حیثیت دینا۔ اس تعریف کے تحت ہم ایران (شیعہ فقہ)، سعودی عرب (اسلامی شریعت) اور ویٹیکن سٹی (کیتھولک چرچ) جیسے ماڈلز دیکھ سکتے ہیں، جہاں مذہب نہ صرف قانونی ڈھانچے کا حصہ ہے بلکہ ریاستی علامت بھی۔

3. Merriam-Webster Dictionary

Merriam-Webster Dictionary انگریزی زبان کی ایک قدیم اور مستند لغت ہے جس کی بنیاد 1828ء میں امریکی ماہر لسانیات Noah Webster نے رکھی۔ اس لغت کو بعد میں George اور Charles Merriam نے خرید ا اور 1843ء سے یہ "Merriam-Webster" کے نام سے شائع ہونا شروع ہوئی۔ اس میں انگریزی الفاظ کے معانی، تلفظ، ماخذ (etymology)، مترادفات اور روزمرہ استعمال کی وضاحت سادہ مگر تحقیقی انداز میں پیش کی جاتی ہے۔

Definition: A political unit whose government is organized around a particular religion.[2]

ایساسیاسی یونٹ یاملک جس کی حکومت کسی خاص مذہب کے گرد منظم ہو۔

میریئم-ویبسٹر نے (Religious State) کو بطور (Political Unit) متعین کیا ہے، جو ریاستی دائرہ کار اور خود مختاری پر زور دیتا ہے۔ اس کے مطابق، مذہبی ریاست اپنی اساس میں سیاسی ہے، لیکن اس کی تنظیم (organization) مذہب کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس تصور میں "حکومت" اور "مذہب" کی جدائی ممکن نہیں رہتی۔

4. Collins English Dictionary

Collins English Dictionary انگریزی زبان کی ایک مشہور اور مستند لغت ہے جسے پہلی بار 1979ء میں برطانوی ادارے Collins Publishers (Glasgow, UK) نے شائع کیا۔ یہ لغت انگریزی الفاظ کے معانی، تلفظ، ماخذ، مترادفات اور روزمرہ کے استعمال کو جدید اور سادہ انداز میں پیش کرتی ہے۔ اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ مسلسل اپ ڈیٹ ہوتی رہتی ہے اور نئے الفاظ اور اصطلاحات کو تیزی سے شامل کر کے زبان کے ارتقاء کو ظاہر کرتی ہے۔

Definition: A nation in which religion has a central and official role in government and law.[3]

وہ قوم جس میں مذہب کو حکومت اور قانون میں مرکزی اور سرکاری حیثیت حاصل ہو۔

1 Cambridge English Dictionary, Cambridge: Cambridge University Press, 2015, s.v. "Religious State."

2 Merriam-Webster Dictionary, Springfield, MA: Merriam-Webster, 2003, 11th ed. s.v. "Religious State."

3 Collins English Dictionary, Glasgow: HarperCollins, 2014, 12th ed. s.v. "Religious State

کولنز کی تعریف مذہبی ریاست کو قومی تشخص سے جوڑتی ہے۔یعنی مذہب محض ایک ذاتی یا سماجی پہلو نہیں بلکہ قانون اور حکومتی ڈھانچے کا مرکز ہے۔ اس تصور میں مذہب کو "Central Role" دینا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ریاست کی پالیسی، عدالتی نظام، اور قانون سازی سب مذہب کی روشنی میں انجام پاتے ہیں۔

5. American Heritage Dictionary of the English Language

American Heritage Dictionary انگریزی زبان کی ایک مستند اور معروف ڈکشنری ہے جو پہلی بار 1969ء میں شائع ہوئی۔اس ڈکشنری کی خاص بات یہ ہے کہ یہ نہ صرف الفاظ کے معنی بیان کرتی ہے بلکہ ان کی تاریخ، ماخذ اور ارتقائی پس منظر بھی فراہم کرتی ہے۔اس میں معیاری امریکی انگریزی کے ساتھ اور جدید استعمالات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

Definition: A state in which the authority of government is derived from divine guidance or religious doctrine.[1]

ایسی ریاست جس کی حکومتی اتھارٹی خدائی رہنمائی یا مذہبی تعلیمات سے اخذ کی گئی ہو۔

امریکن ہیریٹیج نے مذہبی ریاست کی بنیاد کو "Divine Guidance" پر رکھا ہے۔یعنی ریاست کی طاقت یا جواز اس بات سے آتا ہے کہ اس کا ڈھانچہ مذہبی وحی یا تعلیمات پر قائم ہے۔یہ تعریف "تھیوکریسی" کے قریب ہے، لیکن اس میں "Divine Doctrine" کو بھی شامل کرکے مذہبی رہنماؤں اور اداروں کی اتھارٹی کو تسلیم کیا گیا ہے۔

6. Macmillan Dictionary

Macmillan Dictionary ایک معتبر اور جدید انگریزی لغت ہے جو پہلی بار 2002ء میں شائع ہوئی۔یہ ڈکشنری انگریزی زبان سیکھنے والوں کے لیے سادہ، واضح اور رواں وضاحت فراہم کرتی ہے تاکہ الفاظ کے معنی اور استعمال آسانی سے سمجھ میں آسکیں۔اس کی خاص بات یہ ہے کہ یہ الفاظ کے ساتھ عملی مثالیں، مترادفات، تلفظ اور گرائمر کی رہنمائی بھی دیتی ہے۔

Definition: A country where religion strongly influences or directly controls the government.[2]

ایسا ملک جہاں مذہب حکومت پر گہرا اثر ڈالے یا براہِ راست اس کو کنٹرول کرے۔

میکملن کی تعریف مذہب کے اثر و رسوخ پر زور دیتی ہے۔اس کے مطابق مذہب ریاست پر یا تو بالواسطہ اثر انداز ہوتا ہے (influence) یا براہِ راست کنٹرول (direct control) کرتا ہے۔یہ تعریف اس بات کو واضح کرتی ہے کہ مذہبی ریاست میں مذہب صرف "نظریاتی" نہیں بلکہ "عملی" طاقت رکھتا ہے۔

7. Longman Dictionary of Contemporary English

1 American Heritage Dictionary of the English Language, Boston: Houghton Mifflin Harcourt, 2011, 5th ed. s.v. “Religious State.”

2 Macmillan Dictionary, London: Macmillan Publishers, 2009, s.v. “Religious State.”

Longman Dictionary of Contemporary Englishانگریزی زبان کے سب سے مشہور اور مستند لغات میں سے ایک ہے جو خاص طور پر انگریزی سیکھنے والے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے

Definition: A state in which laws and governance are closely tied to the principles of a specific religion.[1]

وہ ریاست جس کے قوانین اور نظامِ حکومت کسی مخصوص مذہب کے اصولوں سے گہرا تعلق رکھتے ہوں۔

لانگ مین نے "Laws and Governance" کو بنیاد بنایا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذہبی ریاست میں قانونی ڈھانچہ اور انتظامی امور مذہب کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ اس تعریف سے "شرعی ریاست" اور "کینون لا ریاست" جیسے تصورات بھی نکلتے ہیں۔

8. Random House Dictionary.

Random House Dictionaryانگریزی زبان کی ایک مستند اور جامع ڈکشنری ہے جو پہلی بار 1966ء میں شائع ہوئی۔ اس ڈکشنری میں الفاظ کے معانی کے ساتھ ان کے ماخذ، تلفظ، مترادفات اور جملوں میں عملی استعمال کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

Definition: A political entity in which religious institutions and authorities hold dominant power.[2]

ایسی سیاسی اکائی جس میں مذہبی ادارے اور حکام غالب طاقت رکھتے ہوں۔

رینڈم ہاؤس نے مذہبی ریاست کو ادارتی پہلو سے بیان کیا ہے۔ یعنی حکومت کی طاقت براہِ راست مذہبی اداروں اور شخصیات کے ہاتھ میں ہو۔ یہ تعریف کلیسا (Church) یا مدارس اور علما کے اثر کو سامنے لاتی ہے۔

9. Chambers English Dictionary

Chambers English Dictionaryانگریزی زبان کی ایک قدیم اور معتبر لغت ہے جو سب سے پہلے 1872ء میں اسکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا سے شائع ہوئی اس میں الفاظ کے معانی کے ساتھ ان کے ماخذ، تاریخی پس منظر اور درست تلفظ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ Chambers ڈکشنری نئے الفاظ اور زبان کے ارتقائی پہلوؤں کو شامل کرنے میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہے۔

Definition: A country where the constitution and governance are shaped by religious beliefs.[3]

وہ ملک جس کا دستور اور حکومتی نظام مذہبی عقائد کے مطابق تشکیل دیا گیا ہو۔

چیمبرز نے دستور (Constitution) پر زور دیا ہے۔ اس کے مطابق مذہبی ریاست میں آئین اور بنیادی قانون مذہب سے ماخوذ ہے، جس سے ریاست کا پورا نظام مذہبی عقائد کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔

1 Longman Dictionary of Contemporary English, Harlow: Pearson Education, 2014, 6th ed. s.v. “Religious State.”

2 Random House Dictionary, New York: Random House, 2010, 2nd ed. s.v. “Religious State.”

3 Chambers English Dictionary, Edinburgh: Chambers Harrap, 2016, 13th ed, s.v. “Religious State.”

10. Encyclopaedia Britannica (Lexicon).

Encyclopedia Britannica Lexicon Entry ایک جامع اور معیاری علمی ماخذ ہے جو دنیا کے قدیم ترین اور معتبر انسائیکلوپیڈیاز میں سے ایک Encyclopedia Britannica کا حصہ ہے۔ اس میں مختلف موضوعات پر مستند، تحقیقی اور تصدیق شدہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں جنہیں ماہرین اور اسکالرز کی ٹیم مرتب کرتی ہے۔

Definition: A type of state where the legal and political framework is inseparable from the teachings of a religion.[(1)]

ایسی ریاست جس کا قانونی اور سیاسی ڈھانچہ مذہب کی تعلیمات سے جدا نہ ہو سکے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی تعریف زیادہ جامع ہے کیونکہ اس میں مذہبی ریاست کو Legal Framework اور Political Structure دونوں کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اس تعریف سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مذہبی ریاست میں مذہب کو صرف اخلاقی رہنمائی کے طور پر نہیں بلکہ ریاستی بنیاد کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔

جامع تقابلی جائزہ اور خلاصہ

عربی لغات میں دین کے بنیادی معانی "اطاعت، جزا، شریعت، ملت اور الہامی نظام" کے گرد گھومتے ہیں۔ ریاسۃ کو "قیادت، سیادت اور سلطنت" کے طور پر بیان کیا گیا۔ اس طرح "مذہبی ریاست" وہ سیاسی و سماجی ڈھانچہ ہے جو اطاعتِ خدا اور شریعت کے نفاذ پر مبنی ہو۔ فارسی لغات میں دین کے معانی "آئین، کیش، مذہب، ملت" اور ریاست کے معانی "سلطنت، پادشاہی، حکومت" بیان ہوئے ہیں۔ یہاں زور زیادہ تر "سلطنت و اقتدار" پر ہے۔ اس لیے "مذہبی ریاست" ایسی حکومت ہے جس کی قانونی بنیاد مذہب ہو اور جو عوام پر مذہبی آئین نافذ کرے۔

انگریزی لغات میں Religion کو "Faith, Worship, Divine Belief System" اور State کو "Sovereign Political Organization" کہا گیا۔ مغربی تعریفات میں زور زیادہ تر "سیاسی تنظیم اور خود مختار اقتدار" پر ہے، جبکہ مذہب کو "individual belief system" کے طور پر سمجھا گیا۔ اس طرح "Religious State" کا مطلب ہے: *A political body governed by religious law or authority.*

مشترکہ پہلو

عربی، فارسی اور انگریزی تینوں روایتیں اس بات پر متفق ہیں کہ مذہب ایک ایسا اخلاقی اور قانونی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جو انسانی زندگی کو منظم کرتا ہے۔ ریاست کا بنیادی تصور ہمیشہ قیادت، اقتدار اور اجتماعی نظم سے جڑا رہا ہے۔ جب دونوں کو یکجا کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حکومت مذہبی اصولوں اور الہامی قانون کے تابع ہو۔

1 Encyclopaedia Britannica, Chicago: Encyclopaedia Britannica, 2010, 15th ed. s.v. "Religious State."

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اختلافی پہلو

عربی لغات میں زیادہ زور "اطاعتِ الٰہی" پر ہے اور ریاست کو امانت و ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔

فارسی لغات میں زور "سلطنت اور پادشاہی" پر ہے اور ریاست کو اقتدار اور حکمرانی کے معنی میں لیا گیا ہے۔

انگریزی لغات میں State کی تعریف زیادہ تر "سیاسی اور قانونی" ہے جبکہ Religion کو ایک "انفرادی عقیدہ" کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

تاریخی و فکری مضمرات

اسلامی روایت میں مذہبی ریاست کا تصور "خلافت" اور "امارت" کی صورت میں ظاہر ہوا، جہاں حاکم صرف انتظامی سربراہ تھا اور اصل اقتدار اللہ کے لیے مخصوص تھا۔[1]

فارسی دنیا میں یہ تصور زیادہ تر سلطنتی رنگ اختیار کر گیا، جیسا کہ صفوی اور قاجار سلطنتوں میں۔[2]

مغرب میں مذہبی ریاست جیسے Papal States کلیسائی مرکزیت پر مبنی تھیں، لیکن جدید دور میں سیکولر ریاست کا تصور مذہبی ریاست کے برعکس سامنے آیا۔

خلاصہ

لغوی اور اصطلاحی دلائل کو جمع کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ مذہبی ریاست ایسی خود مختار سیاسی و سماجی تنظیم ہے جس کی بنیاد مذہب پر ہو، جس میں حاکمیتِ اعلیٰ الہامی قانون کو تسلیم کیا جائے، اور جس کا مقصد محض نظم و نسق نہیں بلکہ اخلاقی تربیت اور دینی اصولوں کا نفاذ ہو۔[3]

مذہبی ریاست کا اصطلاحی مفہوم

حصہ اوّل: عربی مصادر سے اصطلاحی معنی

1۔ امام ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردي الشافعي (م450ھ/1058ء) کی شہرۂ آفاق تصنیف الأحكام السلطانية والولايات الدينية اسلامی سیاسیات کی اولین اور بنیادی کتب میں شمار ہوتی ہے، جس میں مصنف نے خلافت، وزارت، امارت، قضاء، حسبہ، جہاد، مالیات اور نظمِ ریاست کے مختلف شعبوں کو شرعی اصولوں کی روشنی میں مرتب کیا۔

امام ماوردی نے لکھا:

"الإمامة موضوعة لخلافة النبوة في حراسة الدين وسياسة الدنيا"[4]

1۔ ماوردی، الاحکام السلطانیہ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1985ء، ص12

2 The Safavid Empire (Cambridge: Cambridge University Press, 1980)

3۔ خورشید احمد، اسلام اور ریاستی نظام، اسلام آباد: ادارہ معارف اسلامی، 1980ء، ص27

4۔ ماوردی، الأحكام السلطانية والولايات الدينية، بیروت: دار الكتب العلمية، 1985، ص15۔

”امامت نبوت کی خلافت کے طور پر دین کی حفاظت اور دنیا کی سیاست کے لیے ہے۔“

یہ تعریف اسلامی ریاست کے دو بنیادی مقاصد واضح کرتی ہے۔ دین کی حفاظت تاکہ شریعت اور عقائد محفوظ رہیں اور دنیاوی معاملات کی سیاست یعنی عدل نظم وضبط اور انتظامی معاملات کو چلانا۔ اس تعریف میں مذہبی ریاست کی اصل روح سامنے آتی ہے کہ سیاست اور مذہب دونوں لازم وملزوم ہیں۔

2۔ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری (113–182ھ / 731–798ء)، جو امام ابو حنیفہ کے سب سے جلیل القدر شاگرد اور پہلے قاضی القضاۃ تھے، نے عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی درخواست پر کتاب الخراج تصنیف کی۔ یہ کتاب اسلامی مالیات اور ریاستی محصولات کے بارے میں پہلی جامع فقہی دستاویز سمجھی جاتی ہے، جس میں اراضی، عشر، جزیہ، زکوٰۃ، خراج، بیت المال، عدل وانصاف اور حکمران کے مالی فرائض جیسے موضوعات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

ابو یوسف لکھتے ہیں:

"إقامة العدل بين الرعية وجباية الأموال وصرفها في مصالحهم"[1]

”ریاست کی ذمہ داری رعایا کے درمیان عدل قائم کرنا اور بیت المال کو عوامی مفاد میں استعمال کرنا ہے۔“

ابو یوسف کے نزدیک مذہبی ریاست کا مرکز و محور عدل ہے۔ بیت المال کی جمع و تقسیم بھی اس عدل کا حصہ ہے۔ یہ تعریف ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں ریاست کا مالی نظام خالصتاً عوامی فلاح کے لیے ہے نہ کہ بادشاہ کی ذاتی دولت کے لیے۔

3۔ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ (661–728ھ / 1263–1328ء) کی معرکۃ الآراء تصنیف السیاسۃ الشرعیۃ فی إصلاح الراعی والرعیۃ اسلامی سیاسی فکر کی اہم ترین کتب میں شمار ہوتی ہے، جس میں انہوں نے ریاست، حکومت اور قانون کے مسائل کو عملی اور فقہی بنیادوں پر منظم کیا۔

ابن تیمیہ نے فرمایا:

"إن الله قد أوجب على ولاة الأمر إقامة الدين وسياسة الدنيا به"[2]

”اللہ نے حکمرانوں پر لازم کیا ہے کہ وہ دین قائم کریں اور دنیا کو دین کے ذریعے سنبھالیں۔“

یہاں واضح ہے کہ سیاست کو دین کے تابع رکھا گیا ہے۔ یعنی حکمران اپنی مرضی سے نہیں بلکہ شرعی اصولوں کے مطابق فیصلے کریں گے۔ اسلامی سیاسی فکر میں یہ تصور مذہبی ریاست کا سب سے مضبوط اظہار ہے۔

4۔ امام ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الغرناطی المعروف بہ الشافعی الشاطبی (م 790ھ / 1388ء) کی معرکۃ الآراء تصنیف

1۔ ابو یوسف، کتاب الخراج، قاہرہ: المکتبۃ السلفیۃ، 1933ء، ص20

2۔ ابن تیمیہ، السیاسۃ الشرعیۃ فی إصلاح الراعی والرعیۃ، قاہرہ: دارالسلام، 1998ء، ص5

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

"الموافقات فی أصول الشریعة" اسلامی فقہ اور اصولِ فقہ کی تاریخ میں ایک انقلابی اور سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں امام شاطبی نے شریعت کے مقاصد (مقاصد الشریعہ) کو مستقل اور جامع بنیاد فراہم کی

شاطبی کے مطابق:

"المقصود من نصب الإمام حفظ مقاصد الشريعة"[1]

"امامت کا مقصد شریعت کے مقاصد کی حفاظت ہے۔"

شاطبی نے مقاصد الشریعة یعنی دین جان عقل نسل اور مال کی حفاظت کو ریاستی مقاصد قرار دیا۔ گویا مذہبی ریاست محض عبادات یا قوانین کے نفاذ کا نام نہیں بلکہ انسانی ضروریات کی جامع حفاظت بھی ہے۔

5۔ ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الحضرمی (1332–1406ء) کی مشہور تصنیف "المقدمة" اسلامی اور عالمی فکری تاریخ میں ایک غیر معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اصل میں ان کی ضخیم کتاب "کتاب العبر و دیوان المبتدأ والخبر" کا ابتدائی حصہ ہے، مگر علمی دنیا میں یہ مقدمہ اپنی جامعیت اور جدت فکر کی بنا پر ایک الگ کتاب کے طور پر شہرت اختیار کر گیا۔ ابن خلدون نے "المقدمة" میں تاریخ، تہذیب، سیاست، معیشت، تعلیم، فلسفہ، جغرافیہ اور عمرانیات پر گہرے تجزیے پیش کیے اور انسانی معاشرے کے عروج و زوال کو سمجھنے کے لیے عصبیت (Social Cohesion/Group Solidarity) کو بنیادی عنصر قرار دیا۔

ابن خلدون نے لکھا:

"الخلافة نيابة عن صاحب الشرع في حفظ الدين وسياسة الدنيا"[2]

خلافت شرع کے صاحب اللہ و رسول کی نیابت ہے دین کی حفاظت اور دنیا کی سیاست کے لیے یہ تعریف نیابت پر زور دیتی ہے۔ حکمران اصل حاکم اللہ اور رسول کے نائب ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاست خود مختار نہیں بلکہ شریعت کے اصولوں کے تحت محدود ہے۔

6۔ ابو یعلی محمد بن حسین بن محمد بن خلف الفراء الحنبلی (380–458ھ) کی تصنیف "الأحکام السلطانیة" اسلامی سیاسیات اور فقہ السیاسہ کی بنیادی کتب میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب دراصل امام ماوردی (م 450ھ) کی مشہور تصنیف الأحکام السلطانیة سے متاثر ہو کر لکھی گئی۔

ابن الفراء لکھتے ہیں:

"الإمامة موضوعة لإقامة الشرع وتنفيذ الأحكام"[3]

"امامت شریعت کے قیام اور احکام کے نفاذ کے لیے ہے۔"

یہ تعریف ظاہر کرتی ہے کہ مذہبی ریاست کا اصل کام شریعت کے عملی نفاذ کو یقینی بنانا ہے۔ یعنی عدالتیں قوانین اور عدالتی نظام براہ راست دینی احکام

1۔ شاطبی، الموافقات، بیروت: دار المعرفة، 1997، ج2، ص180

2۔ ابن خلدون، المقدمة، بیروت: دار الفکر، 2004، ص191

3۔ الفراء، الأحکام السلطانیة، ریاض: مکتبة الرشد، 1996، ص33

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

پر مبنی ہوں۔

7۔ امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (450-505ھ / 1058-1111ء) کی تصنیف الاقتصاد فی الاعتقاد علمِ کلام اور اسلامی عقائد کے باب میں ایک معتدل اور متوازن کتاب سمجھی جاتی ہے۔

غزالی کے بقول:

"الدين أساس والسلطان حارس فما لا أساس له مهدوم وما لا حارس له ضائع"[1]

"دین بنیاد ہے اور سلطان اس کا محافظ۔ جس کی بنیاد نہ ہو وہ منہدم ہے اور جس کا محافظ نہ ہو وہ ضائع ہے۔"

غزالی نے ریاست اور دین کے تعلق کو بنیاد اور محافظ سے تعبیر کیا۔ اس تشبیہ سے مذہبی ریاست کی دوطرفہ ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔ دین ریاست کے بغیر کمزور ہے اور ریاست دین کے بغیر بے مقصد۔

8۔ علامہ محمد رشید رضا (1865-1935ء) کی تصنیف "الخلافة أو الإمامة العظمى" بیسویں صدی کی اسلامی سیاسی فکر میں نہایت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

رشید رضا نے کہا:

"إقامة حكومة إسلامية تنفذ الشريعة وتحقق مصالح الأمة"[2]

"ایسی اسلامی حکومت کا قیام جو شریعت نافذ کرے اور امت کے مصالح پورے کرے۔"

یہاں جدید دور میں مذہبی ریاست کا تصور سامنے آتا ہے۔ رشید رضا نے اس کو امت کے اجتماعی مفادات سے جوڑا اور واضح کیا کہ خلافت محض مذہبی رسومات کی محافظ نہیں بلکہ ایک مکمل سیاسی و سماجی نظام ہے۔

9۔ ڈاکٹر محمد عمارة (1931-2020ء) کی تصنیف "الإسلام وحقوق الإنسان: ضوابط وتطبيقات" اسلامی فکر میں انسانی حقوق کے موضوع پر نہایت اہم اور معاصر نوعیت کی کتاب ہے۔

محمد عمارة کے مطابق:

"الدولة الإسلامية هي التي تجعل السيادة للشرع والسلطة للأمة"[3]

"اسلامی ریاست وہ ہے جس میں حاکمیت شریعت کی اور اقتدار امت کا ہو۔"

1۔ غزالی، الاقتصاد في الاعتقاد، بیروت: دار الفکر، 2000، ص 123

2۔ رشید رضا، الخلافة أو الإمامة العظمى، قاہرہ: مطبعة المنار، 1923، ص 22

3۔ محمد عمارة، الإسلام وحقوق الإنسان، قاہرہ: دار الشروق، 1993ء، ص 66

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

یہ تعریف واضح کرتی ہے کہ مذہبی ریاست میں حاکمیت اللہ اور شریعت کے پاس ہے جبکہ اقتدار امت استعمال کرتی ہے۔ یہ تعبیر اسلامی جمہوریت اور مذہبی ریاست کا امتزاج پیش کرتی ہے۔

10۔ شیخ یوسف القرضاوی (1926–2022ء) کی کتاب "من فقه الدولة في الإسلام" معاصر اسلامی سیاسی فکر کی ایک اہم تصنیف ہے، جس میں انہوں نے اسلامی ریاست کے بنیادی اصول اور عصرِ حاضر کے چیلنجز کے تناظر میں ان کا اطلاق بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اس تصور کی نفی کرتی ہے کہ اسلام میں صرف ایک مذہبی یا تھیوکریٹک حکومت کا ماڈل ہے، بلکہ قرضاوی کے نزدیک اسلامی ریاست ایک شورائی، دستوری اور قانونی نظام ہے جس کی اساس شریعتِ اسلامی اور امت کی اجتماعی رضا پر قائم ہوتی ہے۔

قرضاوی نے کہا:

"الدولة في الإسلام مدنية بمرجعية إسلامية"[1]

"اسلام میں ریاست مدنی ہے لیکن اس کی اساس اسلامی شریعت ہے۔"

یہاں مذہبی ریاست کی جدید تعبیر ملتی ہے۔ قرضاوی نے اسے مدنی قرار دیا یعنی پاپائیت کی طرح کلیسائی نہیں بلکہ ایک عام سیاسی ریاست ہے جس کی بنیاد اسلامی شریعت پر رکھی گئی ہے۔

فارسی مصادر سے اصطلاحی معنی

1۔ خواجہ نصیر الدین طوسی (1201–1274ء) کی مشہور تصنیف "اخلاقِ ناصری" فارسی زبان میں فلسفہ اخلاق، تدبیرِ منزل اور سیاستِ مدن پر لکھی گئی ایک کلاسیکی اور معیاری کتاب ہے۔ یہ دراصل ابن مسکویہ کی عربی تصنیف "تهذيب الأخلاق وتطهير الأعراق" سے متاثر ہے، مگر طوسی نے اسے زیادہ جامع اور منظم انداز میں پیش کیا۔

طوسی لکھتے ہیں:

"پادشاه را وظیفه آن است که سیاست مدن را بر قانون شریعت استوار گرداند"[2]

"بادشاہ کا فرض ہے کہ مدنی سیاست کو شریعت کے قانون پر قائم کرے۔"

یہاں مذہبی ریاست کو مدنی سیاست اور شریعت کے امتزاج کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی ریاستی نظم و نسق، قانون اور اخلاقیات سب دینی اصولوں پر مبنی ہوں۔

2۔ "سیاست نامہ" (جسے بعض کتب میں سیر الملوک بھی کہا گیا ہے) گیارہویں صدی کے مشہور سلجوقی وزیر ابو علی حسن بن علی الطوسی المعروف نظام الملک طوسی (وفات 485ھ / 1092ء) کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب دراصل حکمرانوں کے لیے ایک آئینہ اور عملی رہنمائی

1۔ یوسف القرضاوی، من فقه الدولة في الإسلام، قاہرہ: مكتبة وهبة، 1997ء، ص 45

2۔ نصیر الدین طوسی، اخلاق ناصری، تہران: انتشارات علمی، 1964ء، ص 221

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

فراہم کرنے والا نصابِ سلطنت ہے جس میں انتظامِ سلطنت، عدل، رعایا پروری، امراء کے اختیارات، مالیات کے اصول، عدالت کے ضوابط اور جاسوسی کے نظام تک پر مفصل مباحث ملتے ہیں۔

نظام الملک نے کہا:

"ملک و دین هر یک قوامی بی دیگری ندارند"(1)

"ملک اور دین دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔"

یہ تعریف ریاست اور دین کے باہمی انحصار کو ظاہر کرتی ہے۔ نظام الملک کے نزدیک اگر سیاست سے دین نکل جائے تو ظلم اور فساد پیدا ہو گا، اور اگر دین کو سیاسی قوت نہ ملے تو وہ محض وعظ و نصیحت رہ جائے گا۔

3۔ ملا صدرالدین شیرازی المعروف ملا صدرا کی سب سے اہم اور مشہور فلسفیانہ تصنیف "الحكمة المتعالية فى الأسفار العقلية الأربعة" ہے، جسے عموماً "الأسفار الأربعة" کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب اسلامی فلسفہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے

ملا صدرا کے نزدیک:

"ریاست حقیقی آن است که به نور وحی منوّر گردد"(2)

"حقیقی ریاست وہی ہے جو وحی کے نور سے منور ہو۔"

یہ تعریف ظاہر کرتی ہے کہ مذہبی ریاست کا فلسفیانہ تصور محض سیاست نہیں بلکہ وحی الٰہی کی روشنی میں منظم حکمرانی ہے۔ صدرا کے نزدیک عقل اور وحی دونوں ریاستی نظم کی بنیاد ہیں۔

4۔ خواجہ عبید اللہ بن محمد انصاری ہروی، جو "شیخ الاسلام" اور "پیر ہرات" کے لقب سے مشہور ہیں، نے اپنی گرانقدر کتاب "منازل السائرین" تصنیف کی جو تصوف و سلوک کی تاریخ میں ایک بنیادی اور کلاسیکی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

انصاری کہتے ہیں:

"سلطان عادل ظلّ اللہ فی الارض است"(3)

"عادل بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے۔"

یہ تعریف سیاسی نظریے میں مذہبی رنگ بھرتی ہے۔ بادشاہ کو اللہ کا نائب اور سایہ قرار دینا، دراصل ریاست کو ایک مقدس ادارہ ثابت کرنا ہے، بشرطیکہ وہ عدل قائم کرے۔

1۔ نظام الملک، سیاست نامہ، تہران: نشرنی، 1990ء، ص 55

2۔ ملا صدرا، الحکمۃ المتعالیۃ، قم: مؤسسہ مطالعات اسلامی، 1981ء، ج3، ص 87

3۔ عبید اللہ انصاری، منازل السائرین، لاہور: مطبوعات دینیہ، 1956ء، ص 144

5۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی، فارسی ادب کے عظیم شاعر، ادیب اور حکیم، نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "گلستان" 656ھ /1258ء میں تصنیف کی۔

سعدی نے کہا:

"پادشاہ بی دین چون گرگ بی چوپان است"[1]

"بے دین بادشاہ ایسا ہے جیسے چرواہے کے بغیر بھیڑیا۔"

یہ تمثیل ریاست اور مذہب کے تعلق کو عام فہم انداز میں بیان کرتی ہے۔ سعدی کے نزدیک اگر حکمران مذہب سے خالی ہو تو رعایا درندوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دی جاتی ہے۔

6۔ مولانا عبدالرحمن جامی، فارسی کے عظیم شاعر، صوفی اور محقق، نے اپنی معروف تصنیف "نفحات الأنس فی حضرات القدس" مرتب کی جو دراصل صوفیانہ تذکرہ ہے۔ یہ کتاب تصوف کی تاریخ میں ایک کلاسیکی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے

جامی کے مطابق:

"عدل سلطان، ظلّ شریعت است"[2]

"سلطان کا عدل شریعت کا سایہ ہے۔"

یہ تعریف عدل کو مذہبی ریاست کا اصل مقصد قرار دیتی ہے۔ گویا سلطان کے عدل میں شریعت کی عملی تصویر نظر آتی ہے۔

7۔ علامہ محمد اقبال (1877ء–1938ء) کی فارسی شاعری میں "اسرارِ خودی" اور "رموزِ بے خودی" کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جو اقبال کے فکری و فلسفیانہ نظام کا لبِ لباب بیان کرتی ہیں۔

اقبال نے کہا:

"حکومت آن بود کز دین جدا نگردد"[3]

"وہی حکومت ہے جو دین سے جدا نہ ہو۔"

اقبال کی فارسی شاعری میں مذہبی ریاست کا جدید تصور جھلکتا ہے۔ ان کے نزدیک مغرب کی سیکولر ریاست تباہی کا سبب ہے، جبکہ اسلامی ریاست کی اصل قوت دین کے ساتھ وابستگی میں ہے۔

انگریزی مصادر سے اصطلاحی معنی

Encyclopedia of Religion

1۔ سعدی، گلستان، تہران: امیر کبیر، 1987ء، ص 67

2۔ جامی، نفحات الانس، تہران: انتشارات سروش، 1992ء، ص 312

3۔ محمد اقبال، اسرار و رموز (فارسی کلیات)، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 2002ء، ص 199

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

Encyclopedia of Religion مذہبی علوم پر ایک جامع اور مستند انسائیکلوپیڈیا ہے جسے پہلی بار 1987ء میں امریکی پبلشر Macmillan نے شائع کیا اور اس کی ادارت مشہور مذہبی اسکالر Mircea Eliade نے کی۔ اس انسائیکلوپیڈیا میں دنیا کے بڑے مذاہب، ان کے عقائد، رسومات، تاریخ، فلسفہ اور تقابلی مطالعے سے متعلق تفصیلی مضامین شامل کیے گئے ہیں۔

> "A theocracy is a form of government in which a deity is recognized as the supreme ruler, and the laws are interpreted by religious authorities."(1)

اس تعریف میں مذہبی ریاست کو براہِ راست خدا کی حاکمیت سے منسلک کیا گیا ہے، جس میں مذہبی پیشوا سیاسی طاقت کے نمائندے بنتے ہیں۔

Oxford English Dictionary

Oxford English Dictionary (OED) کی خصوصیات میں سب سے نمایاں اس کی جامعیت ہے کہ اس میں انگریزی زبان کے قدیم و جدید لاکھوں الفاظ ان کے مختلف معانی کے ساتھ شامل ہیں۔ یہ ڈکشنری صرف الفاظ کے معنی نہیں بلکہ ان کے تاریخی پس منظر، ارتقاء اور اولین استعمالات کو بھی واضح کرتی ہے۔ اس میں ادبی، سائنسی اور فکری متون سے اصل اقتباسات درج ہیں جو الفاظ کے عملی استعمال کو نمایاں کرتے ہیں۔ اپنی سائنسی اور تحقیقی گہرائی کے باعث یہ محض لغت نہیں بلکہ لسانیات اور تاریخِ زبان کے محققین کے لیے ایک بنیادی ماخذ ہے۔

> "Theocracy: a system of government in which priests rule in the name of God or a god."(2)

یہ تعریف سادہ انداز میں بتاتی ہے کہ مذہبی ریاست میں حاکمیت مذہبی اداروں کے ذریعے نافذ ہوتی ہے، اور حکمران محض خدائی قانون کے نفاذ کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

Britannica Encyclopedia

Encyclopaedia Britannica دنیا کی قدیم اور سب سے معتبر انسائیکلوپیڈیا میں شمار ہوتی ہے جس کی بنیاد 1768ء میں اسکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا (Edinburgh) میں رکھی گئی۔ یہ انسائیکلوپیڈیا ابتدا میں تین جلدوں پر مشتمل تھی، لیکن وقت کے ساتھ اس کی اشاعت کئی درجن جلدوں تک پہنچی اور یہ علم کے تمام شعبوں پر ایک جامع ماخذ بن گئی۔

> "Theocracy, government by divine guidance or by officials who are regarded as divinely guided."(3)

1 Encyclopedia of Religion, New York: Macmillan, 2005, P: 211

2 Oxford English Dictionary, Oxford: Oxford University Press, 2010, P:1354

3 Encyclopedia Britannica, Chicago: Encyclopaedia Britannica Inc, 2015, 15th ed., P:456

یہاں مذہبی ریاست کو divine guidance یعنی الوہی ہدایت سے جڑا ہوا دکھایا گیا ہے، جو انسانی رائے سے بالاتر ہے۔

Merriam-Webster Dictionary

Merriam-Webster Dictionary کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ امریکہ میں انگریزی زبان کی معیاری اور مستند لغت سمجھی جاتی ہے جس کی بنیاد Noah Webster نے 1828ء میں رکھی۔ اس میں الفاظ کے درست معانی، تلفظ، املاء (spelling)، اور ماخذ (etymology) نہایت وضاحت کے ساتھ دیے جاتے ہیں۔ یہ لغت مسلسل اپ ڈیٹ ہوتی رہتی ہے اور نئے الفاظ و اصطلاحات کو شامل کر کے زبان کے ارتقاء کو ظاہر کرتی ہے۔ اس میں مترادفات (synonyms)، متضاد الفاظ (antonyms)، اور عملی مثالوں کے ساتھ وضاحت فراہم کی جاتی ہے

> "Theocracy is government of a state by immediate divine guidance or by officials who are regarded as divinely guided."[1]

اس تعریف میں immediate divine guidance کا تصور اہم ہے، جو ریاستی فیصلوں کو براہِ راست مذہبی بنیاد پر استوار کرتا ہے۔

Max Weber Sociology of Religion

Max Weber (1864–1920) سماجیات کے بانی مفکرین میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی کتاب The Sociology of Religion (1920، جرمنی) مذہب کے سماجی کردار پر ایک بنیادی متن ہے۔

> "Weber describes theocracy as a type of domination where political authority is legitimized by religious norms and leaders."[2]

ویبر کے مطابق مذہبی ریاست کی اصل بنیاد مذہبی اقدار ہیں، اور حکمران اپنی اتھارٹی مذہب کے ذریعے جائز قرار دیتے ہیں۔

Montesquieu Spirit of Laws

Montesquieu (1689–1755) ایک فرانسیسی فلسفی اور سیاسی مفکر تھے جن کی مشہور کتاب "De l'esprit des lois" (The Spirit of Laws) پہلی بار 1748ء میں جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب سیاسی فلسفے کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں حکومت، قانون، معاشرت اور آزادی کے اصولوں کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا ہے۔

> "In a theocracy, God himself is the legislator, and priests are his interpreters."[3]

مونٹیسکیو مذہبی ریاست کو براہِ راست خدا کے قانون اور مذہبی طبقے کی اجارہ داری سے منسلک کرتے ہیں۔

---

1 Merriam-Webster's Collegiate Dictionary, Springfield: Merriam-Webster, 2003, 11th ed., P:1324

2 Max Weber, The Sociology of Religion, Boston: Beacon Press, 1993, P:112

3 Montesquieu, The Spirit of Laws, Cambridge: Cambridge University Press, 1989, P:243

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

Harold J. Berman Law and Revolution

Harold J. Berman (1918–2007) ایک امریکی قانونی مورخ اور ماہرِ فلسفۂ قانون تھے جن کی مشہور کتاب: Law and Revolution: The Formation of the Western Legal Tradition پہلی بار 1983ء میں ہارورڈ یونیورسٹی پریس (USA) سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں برمن نے یہ نظریہ پیش کیا کہ یورپ میں "مغربی قانونی روایت (Western Legal Tradition) " دراصل مذہبی اور انقلابی تحریکوں کے نتیجے میں تشکیل پائی۔ انہوں نے خاص طور پر گیارہویں صدی کی پاپائی اصلاحات (Papal Revolution) کو بنیاد قرار دیا جس نے چرچ اور ریاست کے تعلقات کو نئی شکل دی اور ایک مربوط قانونی ڈھانچہ پیدا کیا۔

> "A religious state is one in which the law of God is the ultimate source of legitimacy and authority."[(1)]

یہاں مذہبی ریاست کو God's law کے تابع بتایا گیا ہے، یعنی تمام قوانین کی بنیاد الٰہی احکام پر ہے، نہ کہ انسانی قراردادوں پر۔

Samuel Huntington The Clash of Civilizations

Samuel P. Huntington (1927–2008) ایک مشہور امریکی ماہرِ سیاسیات تھے جنہوں نے اپنی کتاب "The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order" (پہلی اشاعت 1996ء، Simon & Schuster, USA) میں عالمی سیاست کا ایک نیا نظریہ پیش کیا۔ ہنٹنگٹن کے مطابق سرد جنگ کے بعد دنیا میں تصادم کی بنیاد نظریات (Ideologies) یا معیشت نہیں رہے گی بلکہ تہذیبیں (Civilizations) اور ان کے ثقافتی و مذہبی اختلافات ہوں گے۔ انہوں نے دنیا کو مختلف بڑی تہذیبوں میں تقسیم کیا، جن میں مغربی، اسلامی، ہندو، کنفیوشیائی (چینی)، جاپانی، لاطینی امریکی، افریقی اور آرتھوڈوکس شامل ہیں۔ ان کے خیال میں سب سے زیادہ اور شدید تصادم مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب کے درمیان ہوگا کیونکہ دونوں اپنی شناخت، اقدار اور عالمی اثر و رسوخ کے لیے ایک دوسرے کے مقابل کھڑی ہیں۔

> "In Islamic civilization, theocracy implies that political power is inseparable from religious authority."[(2)]

ہنٹنگٹن مذہبی ریاست کو خصوصاً اسلامی تمدن میں سیاسی اور مذہبی قوتوں کے ملاپ کے طور پر دیکھتے ہیں، جو مغرب کی سیکولر روایات سے متضاد ہے۔

John Locke A Letter Concerning Toleration

John Locke (1632–1704) کا مشہور رسالہ "A Letter Concerning Toleration" (پہلی اشاعت 1689ء، لاطینی زبان میں، بعد

---

1 Harold J. Berman, Law and Revolution: The Formation of the Western Legal Tradition, Cambridge: Harvard University Press, 1983, P:59

2 Samuel P. Huntington, The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order, New York: Simon & Schuster, 1996, P:210

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ازاں انگریزی ترجمہ) یورپ میں مذہب اور ریاست کے تعلق پر ایک بنیادی ماخذ مانا جاتا ہے۔ اس رسالے میں لاک نے مذہبی رواداری (religious toleration) کی پر زور وکالت کی اور کہا کہ ریاست کو صرف شہری اور سیاسی امور تک محدود رہنا چاہیے، جبکہ مذہب کا تعلق فرد کے ضمیر اور اعتقاد سے ہے جس میں جبر نہیں ہونا چاہیے۔ ان کے نزدیک کلیسا (Church) اور ریاست (State) الگ ادارے ہیں اور کسی کو بھی دوسرے پر بالادستی حاصل نہیں ہونی چاہیے۔

> "Where the magistrate claims to rule by divine authority, there is no room for liberty."[1]

لاک کے نزدیک مذہبی ریاست میں فرد کی آزادی محدود ہوتی ہے، کیونکہ حکومت اپنی طاقت کو خدائی حق کے نام پر استعمال کرتی ہے۔

Will Durant The Story of Civilization

Will Durant (1885–1981) اور ان کی اہلیہ Ariel Durant (1898–1981) کی مشترکہ تصنیف "The Story of Civilization" ایک عظیم الشان علمی کارنامہ ہے جس کی پہلی جلد 1935ء میں اور آخری جلد 1975ء میں شائع ہوئی۔ یہ سلسلہ مجموعی طور پر 11 جلدوں پر مشتمل ہے اور انسانی تاریخ، فلسفہ، مذہب، سیاست، معیشت اور ثقافت کے ارتقاء کو نہایت جامع انداز میں پیش کرتا ہے۔ اس میں قدیم مشرقی تہذیبوں سے لے کر جدید یورپ تک کے تاریخی ادوار کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے

> "In theocracy, religion and politics are fused, making the church the ruler of the state."[2]

ڈیورانٹ کے مطابق مذہبی ریاست میں مذہب اور سیاست ایک ہو جاتے ہیں اور کلیسائی قوت براہِ راست ریاست پر قابض ہو جاتی ہے۔

خلاصہ بحث

مذہبی ریاست لغوی طور پر اطاعتِ الٰہی اور اقتدارِ شرعی کا ملاپ ہے۔ عربی لغات) *لسان العرب*، *تاج العروس* (میں دین شریعت و جزا، ریاست سیادت ہے۔ فارسی) *دہخدا*، *معین* (میں دین ملت، *ریاست* فرمانروائی۔ انگریزی) *Oxford*)، (*Britannica* میں theocracy یعنی divine guidance پر مبنی حکومت۔ اصطلاحاً ماوردی، ابن تیمیہ، شاطبی خلافت کو شرعی احکام کے نفاذ اور مقاصدِ شریعت کی حفاظت قرار دیتے ہیں۔ قرضاوی اسے "مدنی ریاست بمرجعیت اسلامیہ" کہتے ہیں۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ مذہبی ریاست حاکمیتِ الٰہی، عدل و فلاح پر قائم ہوتی ہے، نہ کہ کلیسائی اجارہ داری پر۔ یہ اسلامی جمہوریت کا ماڈل پیش کرتی ہے جو پاکستانی آئین اور معاشرتی ضرورتوں سے ہم آہنگ ہے۔

1 John Locke, A Letter Concerning Toleration, Indianapolis: Hackett Publishing, 1983, P:45

2 Will Durant, The Story of Civilization, Vol. 4, New York: Simon & Schuster, 1950, P:310